REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۹ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۸ امان ۱۳۳۹ ہش ۸ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء نمبر ۵۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ ربوہ

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ البتہ کچھ اعصابی بے چینی ہو جاتی رہی رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ کل صبح کرنل ملک صاحب لاہور سے حضور کو دیکھنے آئے۔ کرنل صاحب نے حضور کو گزشتہ ماہ جون میں دیکھا تھا۔ چنانچہ تقریباً دس مہینے کے وقفہ کے بعد دیکھنے سے ان کا تاثر یہ ہے کہ بعض لحاظ سے حضور کی طبیعت میں فرق ہے۔ مگر لیٹے رہنے کے باعث ٹانگوں میں کمزوری زیادہ ہو چکی ہے۔

احباب جماعت ان مبارک ایام میں حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے زور دار دعائیں جاری رکھیں ٭ (ربوہ ۷ مارچ بوقت ...)

پاکستان کے داخلی معاملات میں روس کی مداخلت افسوسناک ہے

خروشیف کی طرف سے پختونستان کے ڈھونگ کی حمایت پر منظور قادر کا تبصرہ

پشاور ۷ مارچ۔ سوویٹ یونین نے پختونستان کے مسئلہ پر افغانستان کی حمایت کا جو یقین دلایا ہے۔ اسے وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر نے بڑا افسوسناک قرار دیا ہے۔ یاد رہے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے کل ماسکو پہنچ کر کہا تھا کہ سوویٹ یونین پختونستان کے مسئلہ پر افغانستان کی حامی ہے۔

روس اور افغانستان کے وزرائے اعظم کی طرف سے کل جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا۔ اس میں بھی پختونستان کے ڈھونگ کی حمایت کی گئی تھی۔ اور کہا گیا تھا کہ پاکستان اور افغانستان کے درمیان جو تنازعہ چلا آ رہا ہے۔ اس کا تصفیہ اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق حق ارادیت کے اصول کی بنیاد پر ہونا چاہیئے۔

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کہا یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ روس نے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے۔ ہمارے معاملات میں ایسی مداخلت بالکل غیر ضروری اور نامناسب ہے۔ وزیر خارجہ سے پوچھا گیا کہ آیا حکومت پاکستان اس مسئلہ پر سوویٹ یونین کی توجہ مبذول کرائے گی۔ مسٹر منظور قادر نے جواب دیا کہ روس اور افغانستان کے مشترکہ اعلان کا بالتفصیل مطالعہ کرنے کے بعد مناسب کارروائی کی جائے گی ٭

"کاشتکار اراضی سے بیش از بیش فائدہ اٹھائیں"۔ جنرل اعظم کی ہدایتیں

سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی سنہ ۱۹۶۱ء تک قابل کاشت بنا لی جائے گی

کراچی ۷ مارچ۔ لیفٹننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر خوراک و زراعت نے کاشتکاروں کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ اپنی اراضی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ آپ نے انہیں یاد دلایا کہ اراضی قومی اثاثہ ہے لہذا اس سے ایسے طریقہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ اس سے خود انہیں بھی فائدہ پہنچے۔ اور قومی ضروریات بھی پوری ہوتی جائیں۔ جنرل اعظم خاں تیزگام کے ذریعہ لاہور سے کراچی پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات کر رہے تھے۔ آپ نے ملک کو خوراک کے لحاظ سے خود کفیل بنانے کے سلسلہ میں دیہی علاقوں کی ترقی پر خاص زور دیا جنرل اعظم خاں نے سیم اور تھور سے متاثرہ رقبے کا بھی ذکر کیا۔ اور کہا کہ حکومت اس مصیبت کے خاتمے کی طرف پوری توجہ منعطف کر رہی ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ جو رقبہ سیم اور تھور سے متاثر ہے۔ اسے سنہ ۱۹۶۱ء تک دوبارہ قابل کاشت بنا لیا جائے گا۔ اسی طرح جن علاقوں میں سیم اور تھور پھیل جانے کا خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ ان میں بھی ضروری کارروائی کی جائے گی اس سلسلہ میں غلام محمد بیراج میں سب سے پہلے کارروائی کی جائے گی

قیمتوں پر حکومت کی کڑی نظر

پشاور ۷ مارچ مسٹر حفیظ الرحمن وزیر تجارت نے ایک بیان میں کہا حکومت اشیاء صرف کی قیمتوں پر کڑی نظر رکھ رہی ہے۔ اگر ضرورت پڑی حکومت قیمتوں اور تقسیم پر دوبارہ کنٹرول عائد کر دے گی ٭

وزیر اعظم انڈونیشیا روس جائیں گے

ماسکو ۷ مارچ۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر جوندا وزیر اعظم انڈونیشیا جون کے آخری روز ... گے اس ایجنسی کا بیان ہے کہ مسٹر خروشیف نے اپنے دورہ انڈونیشیا میں ۵ ... کو روس آنے کی دعوت دی ہے۔ ان میں ڈاکٹر جوندا کے علاوہ وزیر خارجہ اور وزیر دفاع بھی شامل ہیں۔

دعا کی درخواست

میری والدہ محترمہ کا پہلے دو تین دفعہ آنکھوں کا اپریشن ہو چکا ہے۔ لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد بینائی بحال ہو کر بند ہو جاتی رہی ہے۔ اب انشاء اللہ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب سرگنگا رام ہسپتال میں مارچ کے پہلے ہفتہ کے دوران اپریشن کریں گے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام، بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں والدہ محترمہ کے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان کی آنکھوں کی بینائی کو اس اپریشن کے نتیجہ میں پوری طرح بحال فرما دے۔ اور تادیر بحال رکھے۔

(چوہدری) عبد اللطیف واقف زندگی
مبلغ جرمنی ہمبرگ

انتخاب سیکرٹریان زراعت

مجلس شاورت سنہ ۱۹۵۹ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر زمیندار جماعت میں سیکرٹری زراعت مقرر کئے جائیں۔ لہذا جن جماعتوں نے ابھی تک سیکرٹری زراعت کا انتخاب کر کے نہیں بھجوایا۔ ان جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ سیکرٹری زراعت کا انتخاب کر کے دفتر نظارت علیا میں بہت جلد اطلاع بھجوا دیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

یوم مسیح موعودؑ

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں یہ امر ثابت ہے کہ سب سے پہلی بیعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر لی تھی۔ اس دن کی یاد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات و معجزات نیز آپ کے احسانات اور تعلیمات کے تذکرہ کے لئے دن منانا ضروری ہے۔ احباب کی سہولت کے پیش نظر امسال "یوم مسیح موعودؑ" کے لئے ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں اور رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جائیں ٭

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ بی اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۸ فروری ۶۶ء

انبیاء علیہم السّلام کا طریقِ دعوت

(۲)

ہمیں ایسی شخصیتوں کے کام سے انکار نہیں ہے جنہوں نے بقول مولانا مختلف شعبوں اور ضرورتوں کے لئے کام کیا ہے چونکہ مولانا نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ اسلئے ہم بھی نہیں کرتے۔ مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہوتا جس نے انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت پر کام کیا ہے۔ تو مولانا ضرور اس کا ذکر کرتے اس لئے ہم یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہیں کہ خود ان کی دانست میں بھی کسی نے موجودہ زمانہ کی حقیقی ضرورت کے متعلق انبیاء علیہم السلام کی طرح کام نہیں کیا۔ یہاں یہ سوال خود بخود پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق دعوت کیا ہے؟ اس کی بہترین مثال آنحضرت صلعم کی مثال ہے سب سے پہلی چیز جو اس طریق دعوت کے لئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ایسا شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے سوا انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کو کوئی نہیں جان سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو شخص انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کو اختیار کرے وہ اپنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونا ثابت کرے۔ اسی طریق سے اس کی دعوت میں انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا جوش اور اثر پیدا ہو سکتا ہے۔

امت محمدیہ میں مجددین کی بعثت آنحضرت صلعم کے بعد اسی طریقِ دعوت کو زندہ و قائم و دائم رکھنے کے لئے ہے افسوس ہے کہ مولانا اس زمانے کے دوسرے اہل علم حضرات کی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے بالکل مایوس نظر آتے ہیں اور ان کے خیال میں بھی اللہ تعالےٰ نے جو فرمایا ہے کہ "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کا مطلب صرف یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ حفاظ اور مطبع وغیرہ سے ظاہری حفاظت کے سوا آئندہ کسی قسم کا تعلق اشاعت اسلام کی مہم سے نہیں رکھے گا۔ یہی ناامیدی اور قنوطیت ہے جس نے عالم اسلام کی وہ حالت کر دی ہے جس کے نقشے مولانا موصوف نے اپنی اسی تصنیف کے آغاز میں اور دوسری جگہوں میں کھینچے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعوے پر بڑا زور دیا ہے۔ اور بعض اسلامی مسائل جہاد حکومت وقت کی وفاداری وغیرہ کی توجیہات صاف صاف لفظوں میں بیان فرمائی ہیں لیکن مولانا نے چونکہ پروفیسر الیاس برنی کی رہنمائی میں آپ کی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہے اس لئے آپ اس جوشِ ایمان اور ان اصلاحات اور تجدید و احیاء کے کاموں سے ناواقف رہے ہیں جو آپ نے مسلمانوں کے لئے سرانجام دئے ہیں۔

اسی لئے مولانا نے دانستہ یا نا دانستہ یہ فقرے لکھے ہیں:۔

"مرزا غلام احمد صاحب نے درحقیقت اسلام کے علمی و دینی ذخیرہ میں کوئی ایسا اضافہ نہیں کیا جس کے لئے اصلاح و تجدید کی تاریخ ان کی معترف اور مسلمانوں کی نسلِ جدید ان کی شکرگزار ہو۔ انہوں نے نہ تو کوئی عمومی دینی خدمت انجام دی جس کا نفع دنیا کے سارے مسلمانوں کو پہنچے۔ نہ وقت کے جدید مسائل میں سے کسی مسئلہ کو حل کیا، نہ ان کی تحریک موجودہ انسانی تہذیب کے لئے جو سخت مشکلات اور موت و حیات کی کشمکش سے دوچار ہے کوئی پیغام رکھتی ہے نہ اس نے یورپ اور ہندوستان کے اندر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کوئی قابل ذکر کارنامہ انجام دیا ہے۔ (قادیانیت ص ۲۲۲)

کاش مولانا تعصب کی عینک آنکھوں سے اتار کر احمدیت کا مطالعہ کرتے آپ کی نظر سے کم از کم وہ اعترافات ہی گذر جاتے جو غیر از جماعت ایسی شخصیتوں نے احمدیت کے متعلق کئے ہیں جن کی طرف مولانا نے اشارے فرمائے ہیں

ہمیں زیادہ افسوس اس وجہ سے ہے کہ جیسا کہا جاتا ہے فاضل مصنف حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ جو تیرھویں صدی کے مجدد تھے کی اولاد میں سے ہیں۔ اور آپ نے آپ کی سوانح حیات بھی لکھی ہے۔ مگر اسکے باوجود آپ انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کے علم سے بالکل کورے ہیں اور چراغ تلے اندھیرے کی مثال ہیں۔ کاش آپ نے حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا ہی مطالعہ غور سے کیا ہوتا اور کاش آپ کی نظر سے شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی تصنیف صراط مستقیم کا یہ آخری فقرہ ہی گذرا ہوتا۔

"ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحب کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں بڑے بڑے فائدے ہیں ۔۔۔۔ منجملہ ان کے زمانے کے جاہلوں کی تنبیہ کرنا ہے کہ انہوں نے ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر ایسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں"۔

(صراط مستقیم

مؤلفہ شاہ اسمٰعیل شہید)

سید ابوالحسن صاحب اسی فصل میں فرماتے ہیں:۔

"پھر یہ بھی دیکھئے کہ اس عالم اسلام میں جو پہلے سے مذہبی اختلافات اور دینی نزاعات کا شکار تھا اور جس میں اب کسی نئے نزاع کے برداشت کرنے کی طاقت نہ تھی وہ نئی نبوت کا علم بلند کرتے ہیں اور جو اس پر ایمان نہ لائے اس کی تکفیر کرتے ہیں، اس طرح وہ اپنے اور مسلمانوں کے درمیان ایک آہنی ناقابل عبور دیوار کھڑی کر دیتے ہیں۔ جس کے ایک جانب ان کے متبعین کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو چند ہزار افراد پر مشتمل ہے دوسری طرف پورا عالم اسلام ہے جو مراکش سے چین تک پھیلا ہوا ہے اور جس میں عظیم ترین افراد صالح ترین جماعتیں اور مفید ترین ادارے ہیں اس طرح انہوں نے عالم اسلام میں بلا ضرورت ایک ایسا انتشار اور ایک ایسی نئی تقسیم پیدا کر دی جس نے مسلمانوں کی مشکلات میں ایک نیا اضافہ اور عصر حاضر کے مسائل میں نئی پیچیدگی پیدا کر دی"

(قادیانیت ص ۲۲۱ و ۲۲۲)

ایک طرف تو مولانا عالم اسلام کے وہ نقشے کھینچتے ہیں جو انہوں نے کھینچے ہیں۔ اور دوسری طرف فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اور اس عالم اسلام کے درمیان ایک آہنی ناقابل عبور دیوار کھڑی کر دی کیا کوئی دنیا میں ایسا شخص ہے جو مولانا کی اس نرالی منطق کی داد دے سکے ایسے منتشر عالم میں جو شخص بھی اصلاح کے لئے کھڑا ہوگا کس طرح ممکن ہے کہ اس سے ٹکرائے نہیں۔ اگر مولانا کو انبیاء علیہم السلام کے طریق دعوت کی ذرا بھی سوجھ بوجھ ہوتی تو وہ ایسی انہونی بات کبھی نہ فرماتے۔ وہ کونسا مصلح ہے جس کو کسی بگڑی ہوئی قوم نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔ اور اسکے اور بگڑی ہوئی قوم کے درمیان آہنی دیوار حائل نہیں ہوئی۔ چنانچہ اس فصل میں مولانا خود فرماتے ہیں:۔

"واقعہ یہ ہے کہ اگر ہندوستان میں وہ ذہنی انتشار نہ ہوتا جس کا پنجاب خاص میدان تھا انگریزی حکومت کے اثر سے اسلامی معاشرہ میں اسلام کی بنیادیں متزلزل اور اسلامی ذہن ماؤف نہ ہو چکا ہوتا اگر مسلمانوں کی نئی نسل دینی تعلیمات اور اسلام کی اصلاحی و تجدیدی شخصیتوں اسلام بنابت انبیاء اور عظمت انسانی کی حقیقی صفات سے اتنی بے خبر نہ ہوتی اور آخر میں حکومت وقت کی پشت پناہی اور سرپرستی نہ ہوتی تو یہ تحریک جس کی بنیاد زیادہ تر الہامات، خوابوں، تاویلات اور بے کیف و بے مغز نکتہ آفرینیوں پر ہے اور جو عصر جدید کے لئے کوئی نیا اخلاقی و روحانی پیغام اور مسائل حاضرہ کو حل کرنے کے لئے کوئی مجتہدانہ مقام نہیں رکھتی کبھی بھی اتنی مدت باقی نہ رہ سکتی تھی جیسی کہ اس پر انحطاط سوسائٹی اور اس پراگندہ دماغ پراگندہ دل نسل میں رہ سکی۔ اسلام کی صحیح تعلیمات اور دعوت سے انحراف اور ان مخلصین و مجاہدین کی (جو ماضی قریب میں اس ملک میں پیدا ہوئے اور اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنا سب کچھ لٹا کر چلے گئے) ناقدری کی سزا خدا نے یہ دی کہ ہندوستانی مسلمانوں پر ایک ذہنی طاعون کو مسلط کر دیا اور ایک شخص کو ان کے درمیان کھڑا کر دیا جو امت میں فساد کا مستقل بیج بو گیا ہے۔

(قادیانیت ص ۲۲۳ و ۲۲۴)

مولانا! حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی قوم سے واسطہ پڑا ہے (باقی ص ۸)

۶ چھ مارچ - اسلام کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان

از مکرم چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھ گڑھی مربی سلسلہ مقیم خوشاب

جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے سید و مولا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کے ہاتھ پر بے شمار صداقت اسلام کے عظیم الشان نشانات ظاہر کئے - اسی طرح اس حیّ و قیوم خدا تعالےٰ نے اس آخری زمانہ میں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بھی (سیدنا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے) غیر معمولی شان و شوکت کے نشانات دکھائے - انہی نشانات کا یہ اثر ہے کہ آج اسلام اکناف عالم میں پھیل رہا ہے - اسلام کے لئے قرون اولےٰ جیسی شان و شوکت کے دن قریب آرہے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ

ان نشانات میں سے ۶ مارچ کا دن اسلام کی عظیم الشان فتح کا دن ہے - یہ وہ فیصلہ کن دن ہے جس میں خدا تعالےٰ نے اسلام کے فتح نصیب جرنیل کے ذریعہ آریوں کے نامی پہلوان کو شکست فاش دی - مقابلہ دو شخصوں کے درمیان نہیں تھا - بلکہ مقابلہ حق و باطل کے درمیان تھا - جس کا فیصلہ آخر کار اس روز ہوا یعنی آریوں کے مشہور لیڈر پنڈت لیکھرام پشاوری اس روز خدائی ہاتھ سے خارق عادت طور پر مارے گئے۔

غیر مسلموں میں آریہ قوم اس زمانہ میں اسلام اور حضرت بانیٔ اسلام پر نہایت گندے حملے کرنے میں پیش پیش تھی - ان کے ایک لیڈر پنڈت لیکھرام تو حد درجہ بڑھے ہوئے تھے - اور انہوں نے تو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف وہ زہر اگلا - اور اس قدر دریدہ دہنی اور بدزبانی کی کہ اس کے تصور سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ؛

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جن کی بعثت کا مقصد ہی اسلام کی حقانیت کو دنیا میں آشکارا کرنا اور اپنے آقا سیدنا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو ظاہر کرنا تھا - اس شخص کو بہت روکا اور سمجھایا - مگر اس کے طرز عمل میں بجائے کچھ ترقی پیدا ہونے کے اضافہ ہی ہوتا گیا - اس کی بے باکی کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں - کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اندرمن مراد آبادی اور لیکھرام پشاوری کو اس بات کی دعوت دی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضاء و قدر کی نسبت پیشگوئیاں شائع کی جائیں - تو اندرمن تو ڈر گیا لیکن لیکھرام نے بڑی جرأت سے آپ کو لکھا - کہ جو چاہو میری نسبت شائع کردو - بہتر ہوگا کہ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی حضور کے اپنے الفاظ میں بیان کردی جائے - جس سے اس پیشگوئی کی غرض و غایت اور پس منظر بخوبی ذہن نشین ہو سکتا ہے حضور فرماتے ہیں -

لیکھرام پشاوری کی نسبت پیشگوئی

"سو اس کی نسبت جب توجہ کی گئی - تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا -

عِجْلٌ جَسَدٌ لَّهٗ خُوَارٌ
لَهٗ نَصَبٌ وَّعَذَابٌ

یعنی یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے - اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے - جو ضرور اس کو مل رہے گا - اور اس کے بعد آج جو ۲۰؍ فروری ۱۸۹۳ء روز دو شنبہ ہے - اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کے لئے توجہ کی گئی - تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا - کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں . . . . جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا - سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کرکے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب[1] نازل نہ ہوا - جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں - اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے - اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا - تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں - اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسی ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے - اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیشگوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے - زیادہ اس سے کیا لکھوں - واضح رہے - کہ اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں - جن کے تصور سے بھی بدن کانپ جاتا ہے اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں - کون مسلمان ہے جو ان کتابوں کو سنے اور اس کا دل اور جگر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو - باایں ہمہ شوخی و خیرگی یہ شخص سخت جاہل ہے - عربی سے ذرہ مس نہیں - بلکہ دقیق اردو لکھنے کا بھی مادہ نہیں - اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے - کاش وہ حقیقت کو سمجھتے - اور ان کے دل نرم ہو جاتے اب میں اس خدائے عزّ و جل کے نام پر ختم کرتا ہوں جس کے نام سے شروع کیا تھا - والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد ن المصطفیٰ افضل الرسل و خیر الوریٰ سیدنا و سید کل ما فی الارض والسماء

خاکسار :- مرزا غلام احمد از قادیان
ضلع گورداسپور
۲۰؍ فروری ۱۸۹۳ء

(دیکھئے کتاب آئینہ کمالات اسلام آخری صفحات)

اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سینہ میں اسلام کا کتنا درد تھا - اور کسی قدر

[1] اب آریوں کو چاہیئے کہ سب مل کر دعا کریں کہ یہ عذاب ان کے وکیل سے ٹل جائے۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان کی عمر طبعی ۸۰ اسی سال تک ہے

مختلف امراض کے ذکر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"قبرستان میں جتنے لوگ دفنائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں - اصل میں یہ سب طبیبوں کی غلطیوں کا ہی نتیجہ ہے - بہت کم آدمی ہوں گے جو عمر طبعی تک پہونچے ہوں - عمر طبعی عموماً ۸۰ اسی سال تک سمجھی جاتی ہے - حدیث شریف میں لکھا ہے - مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا لَهٗ دَوَاءٌ یعنی کوئی بیماری نہیں جس کی دوائی موجود نہ ہو - اصل دوا اور علاج ہوتا رہے - تو عمر طبعی سے پہلے انسان مرے کیوں مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان ایک نہایت ہی کمزور ہستی ہے - ایک ہی بیماری میں باریک در باریک اور بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں - انسان غلطی سے کب تک بچ سکتا ہے - انسان بڑا کمزور ہے غلطی ہو ہی جاتی ہے - اور اگر تشخیص میں نہیں ہوئی - تو پھر دوا میں ہو جاتی ہے غرض انسان نہایت ہی کمزور ہستی ہے - غلطی سے خود بخود نہیں بچ سکتا خدا کا فضل ہی چاہیئے" ؛

تڑپ رہی تھی۔ نیز سیدنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس قدر عشق اور محبت رکھتے تھے۔ لیکھرام کے طرز عمل سے آپ کا دل چھلنی ہو رہا تھا۔ آپ نے اسے سمجھایا اور روکا بھی ؎

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بُرّان محمدؐ
رہ مولیٰ کہ گم کردند مردم
بجو در آل و اعوانِ محمدؐ
الا اے منکر از شان محمدؐ
ہم از نورِ نمایان محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء)

یعنی خبردار اے اسلام کے نادان اور گمراہ دشمن۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کاٹنے والی تلوار سے ڈر اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا رستہ جسے لوگ کھو بیٹھے ہیں۔ آ اور اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندوں اور آپ کے لائے ہوئے دین کے مددگاروں میں تلاش کر۔ ہاں اے وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کے کھلے کھلے نور کا بھی منکر ہے۔ اگرچہ کرامت بے نام و نشان ہے۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں سے اس کا مشاہدہ کر لے"۔ (مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

پھر آپ اپنی کتاب کرامات الصادقین میں فرماتے ہیں۔

وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

یعنی "مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا نے بشارت دی اور کہا کہ عنقریب تو اس عید کے دن کو پہچان لے گا۔ اور اصل عید کا دن بھی اس عید کے قریب ہوگا"۔

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہایت تحدّی کے ساتھ خدا تعالیٰ سے علم پاکر دنیا کی تمام قوموں کو واضح طور پر بتا دیا کہ

(۱) پنڈت لیکھرام پر اس کی گستاخیوں اور بے ادبیوں کی وجہ سے بیس ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے عرصہ تک پُر ہیبت عذاب نازل ہوگا۔

۲۔ یہ ایک واضح نشانی بیان کی کہ اس کو یہ سزا عید کے دن کے قریب ملے گی۔

۳۔ آریہ قوم خواہ کتنی ہی کوشش کرے پنڈت لیکھرام کو اس عذاب سے ہرگز ہرگز بچا نہ سکے گی۔

۴۔ مسلمانوں کے لئے بھی یہ نشان ہے یعنی ان پر ظاہر ہو جائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم ہیں اور اس زمانہ میں اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

۵۔ یہ کہ خدا تعالیٰ اب بھی اپنے پیارے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے اور ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے ۱۸۹۳ء میں سرسید احمد خاں صاحب مرحوم کو اپنی کتاب "برکات الدعا" میں مخاطب کرکے لکھا۔ کہ ؎

ایکہ گوئی گر دعاہا را اثر بودے کجاست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زیں اسرار قدرتہائے حق
قصہ کوتاہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

یعنی "اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ اگر دعا میں کچھ اثر ہوتا ہے تو وہ کہاں ہے۔ میری طرف آ کہ انکار نہ کر اور اگر دعا کا اثر دیکھنا چاہتا ہے۔ تو آ اور میری دعا کا نتیجہ دیکھ لے جس کے متعلق خدا نے مجھے بتایا ہے۔ کہ وہ قبول ہو گئی ہے یعنی لیکھرام کے متعلق میری دعا"

لیکھرام کا دعویٰ

جوں جوں پیشگوئی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے وضاحت ہوتی گئی۔ پنڈت لیکھرام پہلے سے بھی زیادہ شوخی کرتے چلے گئے۔ حتّٰے کہ پورے طور پر تیار ہو کر مقابلہ کے لئے آ گئے اور ویدوں کی تائید اور قرآن شریف کی تکذیب کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھا کہ

"اے پرمیشور! ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر..... کیوں کہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا"۔

خبط احمدیہ ص ۳۴۴
بحوالہ حیات طیبہ ص ۲۱۶

پھر حضرت اقدس کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے یہ بھی دعویٰ کیا کہ

"یہ شخص (یعنی حضرت مرزا صاحب) تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا۔ کیونکہ (نعوذ باللہ) کذاب ہے پھر لکھا۔ کہ "تین سال کے اندر اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی ذریت میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔" (تکذیب براہین احمدیہ ص ۳۱۱ مصنفہ پنڈت لیکھرام بحوالہ حیات طیبہ ص ۲۱۶)

خدائی فیصلہ

اب دیکھئے خدا تعالیٰ کا فیصلہ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی (جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء میں کی گئی تھی) سے پانچویں سال میں یعنی چھ سال کے اندر مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء بوقت شام کو عید کے دوسرے دن پنڈت لیکھرام کسی نہ معلوم ہاتھ سے قتل ہو کر اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہر ثبت کر گیا۔ اور باوجود پوری دوڑ دھوپ کے قاتل کا کوئی سراغ نہ ملا۔

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی جس طرح وضاحت سے کی گئی تھی اسی طرح خارق عادت طور پر پوری ہو گئی۔ لیکھرام نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ "یہ شخص تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائے گا"۔ اس کا خاتمہ ہو جائے گا اور اس کی اولاد میں سے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔" مگر لیکھرام کا دعویٰ بالکل بالکل جھوٹا ثابت ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد تین سال چھوڑ کئی سال زندہ رکھا بلکہ ہر لمحہ ہر گھڑی اللہ تعالیٰ تازہ بتازہ نشانات دکھاتا رہا۔ اور جس احیاء و اشاعت اسلام کے مشن کو لے کر آئے تھے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دینے کی سعادت عطا کی۔ بالآخر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خدا تعالیٰ کے الہامات کے مطابق طبعی موت سے ایسی حالت میں اس دار فانی کو چھوڑا کہ جبکہ آپ کی جسمانی ذریت بھی موجود تھی اور روحانی ذریت بھی موجود تھی۔ یہ ساری ذریت ایک تنظیم کے ساتھ خدمت اسلام کے لئے تیار تھی اس کے بعد ہر دن جو چڑھا وہ احمدیت کی ترقی اور کامیابی کے نئے سامان لے کر آیا اور آپ کی دونوں قسم کی اولاد۔ یعنی جسمانی اور روحانی اولاد نے اشاعت اسلام اور تبلیغ قرآن کا وہ کام کر دکھایا۔ کہ جس کا اعتراف دشمن کو بھی کرنا پڑا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہمیں امید ہے کہ یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہے گا۔

آمین ثم آمین

قربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع

بیمار پُرسی ★ بھوکے کو کھانا کھلانا ★ پیاسے کو پانی پلانا

صحیح مسلم کی ایک حدیث ذیل میں درج کی جا رہی ہے اراکین مجلس انصار اللہ سے خاص طور پر گذارش ہے کہ اسے بغور پڑھیں اور آئندہ حتی الوسع اس پر عمل کرتے رہیں۔ کیونکہ نوجوان۔ اطفال اور مستورات انکا یہ نیک نمونہ دیکھ کر اگر اس کے مطابق عمل کریں گے۔ تو وہ یقیناً دوہرے ثواب کے مستحق ہونگے۔

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا۔ کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا۔ تو نے میری بیمار پرسی نہ کی۔ بندہ کہے گا۔ کہ اے اللہ تیری بیمار پرسی کیسی۔ تُو تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو تُو نے اس کی بیمار پُرسی نہ کی۔ اگر تو اس کی بیمار پرسی کرتا تو تُو اس کے پاس مجھے پاتا۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانے کو مانگا۔ تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا۔ اے رب میں تجھے کیا کھلا سکتا ہوں تُو تو رب العالمین ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے علم نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا۔ مگر تو نے اسے نہ دیا۔ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ کہیگا کہ تجھے میں کیا پلا سکتا ہوں۔ تُو تو آپ ساری دنیا کا رب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی طلب کیا۔ مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کے پاس مجھے پاتا۔"

قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

واشنگٹن میں شادی کی مبارک تقریب

مبلغ امریکہ مکرم غلام یٰسین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۰ء واشنگٹن میں محترم جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحومؓ سابق مبلغ امریکہ کی صاحبزادی ذکیہ بیگم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کی شادی مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر کے برادر اصغر جمیل احمد صاحب اکبر کے ہمراہ ہوئی ہے۔ اس موقع پر مکرم خلیل احمد صاحب ناصر نے احمدیہ مشن میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں ڈیڑھ سو کے قریب مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں بعض سفراء، پریس کے نمائندگان، مبلغین اسلام بعض امریکی نومسلمین اور متعدد پاکستانی احباب شامل ہوئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح اور لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ اور یہ مثمر ثمرات حسنہ ثابت ہو۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کی ماہ جنوری ۱۹۶۰ء کی مساعی کا خلاصہ

نوجوانوں اور بچوں کی تعلیم و تربیت۔ خلق خدا کی بے لوث خدمت اور وقار عمل

سکھر

خدام کی تعداد ۴۱ ہے۔ دو خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی دی۔ لائبریری میں دس کتب کا اضافہ ہوا اور دس کتب برائے مطالعہ جاری ہوئیں۔ ۲۰۰ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ غیر از جماعت احباب کو مدعو کر کے انہیں سلسلہ کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی۔ مقامی لائبریری کا افتتاح کیا گیا۔ جس میں فی الحال ۴۰۰ کتب ہیں۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے۔

روہڑی

خدام کی تعداد ۹ ہے۔ ترجمہ قرآن کریم سکھایا جا رہا ہے۔ جملہ خدام اپنے طور پر ورزش کرتے ہیں۔ دو مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک غیر از جماعت دوست کو حصول ملازمت میں مدد دی گئی۔ نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ تین افراد زیر تربیت ہیں

گرمولا ورکاں

خدام کی تعداد ۳۲ ہے ایک غیر از جماعت مریض دوست کو چارپائی پر ڈال کر تین میل دور ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا اور پھر واپس لایا گیا۔ ایک اور مریض کو شیخوپورہ سے دس میل کے فاصلہ پر پہنچایا گیا۔ ۲۳ مزید کتب خریدی گئیں نماز باجماعت کا انتظام ہے۔ ازالہ اوہام کا درس ہوتا ہے۔ ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ مجلس اطفال قائم ہے

سیالکوٹ شہر

خدام کی تعداد ۱۲۵ ہے۔ مختلف حلقہ جات میں درس کی صورت میں ترجمہ قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے۔ انفرادی طور پر خدمت خلق کا کام جاری ہے۔ حلقہ وار اجلاسوں میں تقاریر کے ذریعہ خدام کی تربیت کی کوشش کی جاتی ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔

کیمبلپور

خدام کی تعداد ۱۲ ہے۔ غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے آٹا جمع کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے۔ اجتماعی طور پر مریضوں کی تیمارداری کی جاتی ہے۔ بے روزگار احباب کے لئے کام مہیا کرنے کی کوشش کی گئی اسٹیشن پر مسافروں کو ٹکٹ خریدنے میں مدد دی گئی۔ گھروں پر جا کر نماز باجماعت میں شمولیت کی تاکید کی جاتی ہے۔ دو تربیتی اجلاس ہوئے۔

چٹاگانگ مشرقی پاکستان

مربی مقامی کی تجویز پر ایک پکنک کا انتظام کیا گیا۔ جہاں دیگر امور کے علاوہ مربی صاحب نے مختلف قسم کے علمی اور دینی سوالات دریافت کئے۔ خدام نے ان کے جوابات دئے۔ جس کے بعد مربی صاحب نے تفصیلات بیان کیں۔ ایک وقار عمل منا کر انجمن کی عمارت کی صفائی کی گئی۔

چک ۱۶۰ منگلا ضلع سرگودہا

خدام کی تعداد ۱۳ ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین اجلاس ہوئے دو بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ پانچ مریضوں کو دوا مفت لا کر دی گئی۔ زیر تعمیر مسجد میں کام کرنے کے لئے روزانہ ایک خادم دیا جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے لئے جاتے وقت راستہ میں مسافروں کا سامان چڑھانے اور سفر کی دوسری سہولتیں مہیا کرنے میں مدد دی گئی۔ بعض مستورات اور مرد پیچھے رہ گئے تھے۔ ان کا کرایہ ادا کر کے انہیں بسہولت ربوہ پہنچایا گیا۔ خدام نے سلسلہ کی ۶ عدد کتب خریدیں۔ چار غیر از جماعت احباب کو جلسہ سالانہ میں شامل کیا گیا۔ صبح و شام قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس ہوتا ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے

کرونڈی ضلع خیرپور

خدام کی تعداد ۳۰ ہے۔ دیہاتی مجلس ہونے کے باوجود بڑی منظم اور مستعد مجلس ہے چنانچہ امسال دیہاتی مجالس میں اوّل آئی ہے۔ انفرادی طور پر خدام ورزش کرتے ہیں اور سیر کے لئے بھی جاتے ہیں۔ ایک غریب عورت کا گھر جل جانے پر اس کے لئے ۲۱/۸/- بطور امداد جمع کر کے اسے دئے۔ غریب اور مریضوں کو مفت دوائیاں دی جاتی ہیں سانپ ڈسنے پر مفت علاج کیا جاتا ہے۔ مزارعین کی مشکلات سے افسران کو واقف کیا گیا۔ علاوہ مختلف افراد کی مختلف طریقوں سے مدد کی گئی۔ ہر جمعہ کے روز مسجد کی صفائی کی جاتی ہے ۸ افراد زیر تربیت ہیں۔ انفرادی طور پر خدام کو نماز باجماعت کی ادائیگی کی تلقین کی جاتی ہے۔ ایک خادم نے حقہ نوشی ترک دی ایک تربیتی اجلاس کیا جس میں خدام کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا گیا۔ دو جگہوں پر صبح کی نماز کے بعد درس ہوتا ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے اس عرصہ میں اطفال کے دو اجلاس ہوئے۔ جن میں قرآن مجید کی تلاوت اور نظم خوانی اور نماز سادہ کا امتحان لیا گیا۔

چھنی ضلع جھنگ

خدام کی تعداد ۱۰ ہے۔ والی بال کھیلا جاتا ہے۔ گاؤں میں مفت دوائی تقسیم کی جاتی ہے۔ کوئی خادم حقہ نوشی نہیں کرتا مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کیا جا رہا ہے۔

ننکانہ

خدام کی تعداد ۳۰ ہے مسجد احمدیہ کی ہر جمعہ صفائی کی جاتی رہی نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے تلقین کی جاتی ہے۔ حقہ نوشی اور ننگے سر پھرنے سے خدام کو منع کیا جاتا رہا۔ مجلس اطفال قائم ہے اطفال کی تربیت کے لئے حاضری نماز کا انتظام کیا گیا ہے ایک بالغ ناخواندہ کو اردو پڑھایا جاتا رہا۔ تربیتی اجلاس منعقد ہوئے

جوہی ضلع دادو

خدام کی تعداد ۷ ہے۔ لائبریری مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ امید ہے ایک ماہ تک مکمل ہو جائے گی۔ گاہے گاہے ضرورت مندوں کو مفت دوا دی جاتی ہے ۷ مرتبہ وقار عمل منا کر مسجد مقامی کی چھت ڈالی گئی۔

چک $\frac{2}{T.D.A}$ ضلع سرگودہا

خدام کی تعداد ۲۵ ہے۔ خدام مختلف مقامی کھیلوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں۔

منٹگمری

خدام کی تعداد ۵۴ ہے۔ ہسپتال میں بعض بیماروں کی تیمارداری کی گئی مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک دوست کو کو کرایہ دے کر منزل مقصود تک پہنچایا گیا ہفتہ وار مسجد احمدیہ کی صفائی کی جاتی رہی بعد نماز مغرب و فجر درس دیا جاتا ہے ایک تربیتی اجلاس ہوا مجلس اطفال قائم ہے۔ اطفال کی تربیت کے لئے پروگرام بنایا گیا ہے۔

گمشدہ بٹوا

مورخہ ۲۶/۲ بروز جمعہ میرے ایک عزیز کے ہاتھ سے مسجد مبارک یا اس کے قریب ہی چھوٹا بٹوا جس میں آٹھ دس چابیاں تھیں گر گیا ہے۔ اگر کسی کو ملا ہو تو مجھے واپس دے کر ممنون فرما دیں۔

خاکسار ماسٹر شیر علی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

سایہ دار درخت

انصار اللہ ہمت سے کام لیں

سایہ دار درخت لگانے کا موسم ابھی ختم نہیں ہوا مجلس انصار اللہ کی طرف سے سایہ دار درخت لگانے کی جو تحریک ہوئی تھی اس پر بہت سے اراکین نے لبیک کہی ہے خصوصاً ربوہ میں جہاں اس قسم کے درختوں کی بڑی ضرورت ہے ایک بڑی تعداد میں انصار اللہ نے اپنے ہاتھوں سے درخت لگائے ہیں ہو سکتا ہے۔ ابھی بعض دوست اس نیک تحریک میں حصہ نہ لے سکے ہوں۔ ان کی یاددہانی کے لئے یہ نوٹ شائع کیا جا رہا ہے کہ موسم ختم ہو رہا ہے۔ اس طرف جلد توجہ فرمائیں تاکہ اس ثواب کے کام سے آپ محروم نہ رہ جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

زعماء سے بھی گذارش ہے کہ وہ مرکز کو اطلاع دیں کہ ان کے حلقہ میں کتنے اراکین نے کس قدر درخت لگائے ہیں

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

چندہ برائے مسجد احمدیہ فرینکفورٹ جرمنی

(۵)

(۱) مکرم سید محمد صادق شاہ صاحب سرگودھا شہر منجانب اہلیہ مرحومہ سلمیٰ بیگم صاحبہ — ۱۵۰/-

(۲) مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب چک ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا منجانب بادشاہ محمد صاحب مرحوم — ۱۵۰/-

(۳) مکرم چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ بوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ ۔ منجانب چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم چک ۱۳ جنوبی ضلع سرگودھا — ۲۸۰/-/-

(۴) مکرم ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ سکنہ کھیوڑہ منجانب اہلیہ مرحومہ فاطمہ بی بی صاحبہ — ۱۵۰/-

(۵) مکرمہ آمنہ قمر آرا بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال ضلع جہلم منجانب والدہ مرحومہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ — ۱۵۰/-

(۶) مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری شہر منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰/-

(۷) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب چک ۲۲ E-B ضلع منٹگمری ۔ منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ رسول بی بی صاحبہ — ۱۵۰/-

(۸) مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب پروپرائٹر پائنیر الیکٹرک کمپنی ملتان شہر منجانب والد مرحوم چوہدری نظام الدین صاحب ۔ — ۱۵۰/-

(۹) مکرم چوہدری عبد الواحد صاحب ملتان شہر منجانب والد مرحوم چوہدری محمد طفیل صاحب ۔ — ۱۵۰/-

(۱۰) مکرم چوہدری احمد خان صاحب چک ۱۶۸ نہر مراد ضلع بہاولنگر منجانب والدہ مرحومہ مہر بی بی صاحبہ — ۱۵۱/-

(۱۱) مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب چک ۶۵ P سرہ ریاست بہاولپور منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ — ۱۵۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ راجن پور کی طرف سے اظہار تشکر

مورخہ ۲۱/۲/۶۰ کو انجمن احمدیہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خاں کا اجلاس زیر صدارت چوہدری برکت علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ راجن پور منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا ۔

"جماعت احمدیہ راجن پور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور ایس پی صاحب بہادر کا جنہوں نے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ راجن پور کے انتظام میں رواداری اور تعاون اور فرض شناسی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے شکریہ ادا کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہر دو صاحبان کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔"

---

(۱۰) میرا امتحان ۵ تاریخ سے شروع ہے احباب کامیابی کے لئے دعا کریں

(محمد نور الدین از گوجرانوالہ)

(۱۱) میرے شوہر حکیم عبد العزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ بواسیر خونی اور چنبل سخت بیمار ہیں جملہ بزرگان جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔

سلطانہ عزیز اہلیہ حکیم محمد عبد العزیز سابق چیف انسپکٹر بیت المال ۔

الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کی تعزیتی قرارداد

"الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ایم ۔ اے) ناظر اصلاح و ارشاد کی اچانک المناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے ۔ نہایت مخلص اور سلسلہ کے فدائی تھے ۔ سب سے پہلے مجاہد تھے جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کے لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں گئے اور وہاں احمدیت کی تبلیغ کی ۔ آپ ساری عمر خدمت اسلام کرتے رہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ۔ اور آپ کے نیک نمونہ پر ہمیں چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔"

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور رسالہ الفرقان

جلسہ سالانہ ۱۹۵۹ء کے اجتماع میں جناب چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ :-

"رسالہ الفرقان بھی سلسلے کی اور بنی نوع انسان کی اور قرآن کریم کے علوم کی وضاحت کرنے میں بہت بڑی خدمت ادا کر رہا ہے ۔ اور مجھے بڑی بے چینی ہوتی ہے جب کبھی الفرقان مجھے نہیں ملتا یا دیر سے ملتا ہے ۔ تو میں مولوی ابو العطاء صاحب سے شکوہ کیا کرتا ہوں اور یہاں آکر مولوی صاحب سے باقی پرچے لے لیا کرتا ہوں ۔ یہ رسالہ بھی تربیت اور علمی ترقی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے ۔"

رسالہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے ۔ جلد بھجوا کر خریداری منظور فرمائیں

(مینیجر الفرقان ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میری بچی عزیزہ متین بوجہ بخار اور کھانسی شدید بیمار ہے ۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین (محمد سعید پنشنر ۔ ربوہ)

(۲) میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک محمد دین صاحب ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب حالت زیادہ تشویشناک ہے ۔ بزرگان سلسلہ سے والدہ محترمہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (ملک مجید احمد جنتر ابن ملک محمد دین صاحب کراچی)

(۳) بندہ عرصہ سے بیکار ہے اور مالی پریشانی میں مبتلا ہے ۔ احباب میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ روزگار دے اور پریشانی دور فرمائے آمین ۔

(چوہدری محمد اکرم ہیلاں تحصیل پھالیہ ضلع گجرات)

(۴) میرے دو لڑکے عزیزم رشید احمد و عزیزم مجید احمد ایف ۔ اے ایف ۔ ایس سی اور میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں ۔ احباب جماعت نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں ۔ (احمد خان ریحان)

(۵) میرے والد سید عنایت علی شاہ صاحب زیدی ۔ حال گوجرانوالہ لمبے عرصہ سے مختلف عوارضات سے بیمار ہیں ۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(عزیز احمد شاہ زیدی ۔ گوجرانوالہ)

(۶) مکرمہ استانی صفیہ بیگم صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (محمد امین خان)

(۷) میرے احمدی بھائی چوہدری محمد احمد صاحب زعیم حلقہ سیدپوری گیٹ کو چوٹ آئی ہے درویشان قادیان احباب کرام سے دعائے صحت کی درخواست ہے ۔

(ریاض احمد ناظم اطفال الاحمدیہ راولپنڈی)

(۸) خاکسار کی بھاوجہ رشیدہ بیگم صاحبہ گزشتہ کئی ہفتوں سے علیل ہیں ۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے (عبد المنیب محمد احمد منیر ربوہ)

(۹) عزیزم برادرم نصر اللہ خان صاحب برادرم ناصر ابن محترم الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری انگلینڈ میں بیمار ہیں ۔ ہسپتال میں داخل ہیں ۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

(حکیم حفیظ الرحمٰن حنیف سنوری وکبری منڈی لاہور)

سرکاری ملازموں کے فرائض

انسان جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جُوں جُوں وہ زندگی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے توں توں اُس کے روزمرّہ کے فرائض میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ تعلیم کو انسانی زندگی کے معراج کی پہلی منزل قرار دیا جاتا ہے۔ کیونکہ تعلیم ہی انسان کو زندگی کے حصول تک پہنچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

چنانچہ جونہی کسی شخص کی تعلیم مکمل ہوتی ہے۔ وہ اس کو اپنی معاش کا ذریعہ بناتا ہے۔ اور اس کی زندگی جہالت کی تاریکیوں سے نکل کر علم و ہنر کی روشن فضاؤں میں داخل ہوتی ہے۔ بے شک ہمارا ملک ابھی پسماندگی کی حدود کو عبور نہیں کر سکا۔ لیکن اس کے باوجود زندگی کے مختلف شعبوں میں ان پڑھ شخص کی نسبت ایک پڑھے لکھے انسان کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے انسان جب اپنا پیٹ پالنے کے لئے کوئی راستہ اختیار کرتا ہے۔ خواہ وہ راستہ سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت کا ہو یا کسی ذاتی نوعیت کے کاروبار کے، اس کے کندھوں پر ذمہ واریوں اور فرائض کا ایک بوجھ آن پڑتا ہے۔ اور ایک کامیاب انسان وہی ہے جو خندہ پیشانی سے اس بوجھ کو برداشت کرے اور نہایت، دیانتداری اور تندہی سے اپنے فرائض سے عہدہ برا ہو۔ انسان کی عظمت کا راز اسی چیز میں مضمر ہے کہ خواہ وہ زندگی کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتا ہو وہ ملک و ملّت کی تعمیر میں اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرے۔ جہاں تک سرکاری ملازمین کا تعلق ہے۔ ان کے فرائض کی نوعیت ملک کے دیگر شہریوں کی نسبت کہیں زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ یہی وہ طبقہ ہوتا ہے۔ جو کسی ملک کا نظم و نسق چلانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ سرکاری ملازم خواہ اعلےٰ ہو یا ادنےٰ۔ معاشرے کا ایک نہایت ہی اہم فرد ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر وہ اپنے فرائض میں کوتاہی کرے تو وہ اپنے ملک اور قوم سے دشمنی ہی نہیں بلکہ غداری کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ وہ اسی طرح اپنے عہدہ کو محض روزگار کا ذریعہ سمجھتا ہے حالانکہ اس کے عہدہ پر اُس کو تعینات کر کے ملک و قوم کی تعمیر و ترقی کا ایک موقع عطا کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کرے۔ اگر وہ وقت پر دفتر آتا ہے اور دفتری اوقات میں اپنے فرائض کو پورا بجالاتا ہے۔ اوقات مقررہ سے پہلے دفتر سے نہیں جاتا تو سمجھنا چاہیئے کہ اس میں کام کرنے کا جذبہ موجود ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ کئی دیگر پہلو بھی نظر انداز نہیں کئے جاسکتے ان میں سے ایک تو یہ کہ ممکن ہے کہ کوئی ملازم دفتری اوقات کی پوری پوری پابندی کرتا ہے۔ اور دفتر کے کام میں بھی کوتاہی نہ کرتا ہو اور اپنے دفتری فرائض کو محنت سے انجام دیتا ہو۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے عہدے کو دولت کے ناجائز حصول کا ذریعہ بنائے ہوئے ہو۔ یا اپنی حیثیت سے اپنے آپ کو یا اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو ناجائز فائدہ پہنچانے کی سعی کرتا ہو اور اس طرح کئی جائز حقداروں کو ان کے حق سے محروم رکھنے کا موجب بنتا ہو۔ اور اپنے اقتدار کے ناجائز استعمال کا مرتکب ہوتا ہو۔ ایسے لوگ ملک و ملّت کی کوئی خدمت سرانجام نہیں دیتے نہ وہ صرف اپنا نقصان کرتے ہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی غلط روایات قائم کرتے ہیں ممکن ہے کہ وقتی طور پر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں۔ لیکن آخر ایک روز ایسا ضرور آئے گا کہ وہ اپنے آپ کو قانون کی آہنی گرفت میں پائیں گے۔ ایسے لوگوں کا ضمیر مُردہ ہوتا ہے اور وہ اپنے ضمیر کی آواز سننے سے قاصر ہوتے ہیں ہم ایک آزاد ملک کے آزاد شہری ہیں۔ ہمیں ابھی اس ملک کی ترقی و خوشحالی اور بہبودی کی کئی منازل طے کرنا ہے اس میں شک نہیں کہ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہم نے ہر شعبہ میں معتدبہ ترقی کی ہے۔ اور اس میں دوسرے شعبوں کے افراد کے ساتھ ساتھ سرکاری ملازمین نے بھی اپنا فرض پورا کیا ہے۔ لیکن ابھی ہمارا مقصد کُلی طور پر پورا نہیں ہوا۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ ہم شبانہ روز محنت سے اس مملکت کو دنیا کی ایک عظیم طاقت بنادیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں انفرادی اور اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ فلاں شخص کام نہیں کرتا تو میں کیوں کروں۔ فلاں رشوت لیتا ہے تو میں کیوں نہ لوں اور دیگر اس قسم کے کام وہ دوسروں کے نقشِ قدم پر چل کر کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ ایک غلط اور نقصان دہ رجحان ہے اور کوئی قوم بھی ایسے اصولوں کو اپنا کر ترقی نہیں کر سکتی۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ انفرادی کوششیں اجتماعی کوششوں کی نسبت زیادہ مفید ثابت ہوئیں۔ ہمیں دوسروں کی اچھی عادات کو اپنانے کی کوشش کرنی چاہیئے نہ کہ ان کے بُرے افعال کو اپنانے کی۔ ۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے انقلاب سے پہلے کام چور اور رشوت خور ملازمین کا داؤ چل جاتا تھا۔ کیونکہ اُس وقت کے برسرِاقتدار لوگ بھی اسی قسم کے تھے۔ اُن کا اپنا دامن بھی اس قسم کے الزامات سے داغدار تھا لیکن آج حالات ایک نئی کروٹ لے چکے ہیں۔ ہم ایک نئے دَور میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور وہ بھی دَور ہے جبکہ ہمیں اپنی بہترین صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے۔ اور ملک کی خدمت کرنے کا جو بہترین موقعہ ہمیں ملا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا ہے۔ آج جن ہاتھوں میں حکومت کی باگ ڈور ہے۔ ان کے خلوص اور نیک نیتی پر ذرا بھی شک نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ کے انقلاب کے بعد مختصر عرصہ میں ہی وہ اپنے کردار سے یہ چیز ثابت کر چکے ہیں کہ انہوں نے نیک نیتی سے قوم کو ماضی کی برائیوں سے نجات دلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ آج سرکاری ملازمین کا فرض ہے کہ وہ محنت اور دیانتداری کو اپنا شعار بنائیں۔ غفلت اور کام چوری کا زمانہ ختم ہو چکا اور پھر انسان کی عظمت کا راز بھی اسی چیز میں پنہاں ہے کہ اس کے ذمہ جو فرائض لگائیں جائیں وہ انہیں بہترین طریق پر سرانجام دے اور ملک و ملّت کی نظروں میں اپنا مقام پیدا کرے

ایٹمی تابکاری کے اثرات سے دس لاکھ افراد سرطان میں مبتلا ہو کر مرجائینگے

ایک امریکی، ایک فرانسیسی اور تین جاپانی ڈاکٹروں نے دعویٰ کیا ہے کہ اب تک جو ایٹمی تجربات ہو چکے ہیں ان کے تاب کاری کے اثرات سے دس لاکھ افراد سے زیادہ ہڈیوں کی بیماری لیوکیمیا اور سرطان میں مبتلا ہو کر مرجائیں گے ان ڈاکٹروں میں فرانسیسی ڈاکٹر لینوس پالنگ اور جاپانی ڈاکٹر کریکی اکاوا بھی شامل ہیں۔ جنہوں نے طبعیات میں نوبل پرائز حاصل کیا ہے۔ ان ڈاکٹروں نے فرانس کی سائنسی اکادمی کو مشترکہ یادداشت پیش کی ہے جس میں انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ابتدائی اندازوں سے پتہ چلا ہے کہ ایک بم کے تجربے سے ۱۵ ہزار ایسے بچے پیدا ہوئے جو جسمانی طور پر مکمل نہیں تھے گزشتہ ایٹمی تجربات کے زیر اثر ایک لاکھ چالیس ہزار بچے جسمانی لحاظ سے معذور اور بیمار پیدا ہوئے

روسی ڈاکٹر کا حیرت انگیز کارنامہ

ماسکو۔ روس کے ایک ممتاز ڈاکٹر پروفیسر ولیڈیر نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے عمل جراحی کے جو تجربات کئے ہیں ان کی بنا پر وہ اپریشن کے دوران دو افراد کو آپس میں جوڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ فرض کیجئے کسی بچے کو اپریشن کی ضرورت ہے لیکن اپنی جسمانی کمزوری کی بنا پر وہ اپریشن نہیں کرا سکتا تو ایسی صورت میں اسے رگوں کے ذریعہ اس کے باپ کے ساتھ جوڑ دیا جائے گا جس کا دل اور پھیپھڑے اپریشن کے دوران اس بچہ کو زندہ رکھیں گے انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ اگر کسی شخص کا معدہ خراب ہوگیا اور دوسرے کے پھیپھڑے بیکار ہو گئے ہوں ان دونوں کو اپریشن کے ذریعہ جوڑ کر زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ پروفیسر نے بتایا کہ پیوندکاری اور دو مختلف لوگوں کو آپس میں جوڑ کر انسان کی زندگی میں اضافہ کرنا ممکن ہوگیا ہے لیکن روح اب بھی راز بنی ہوئی ہے میں ایک مردہ دل میں دوبارہ زندگی پیدا کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد زندہ کیا جا سکتا ہے۔

برقی دماغ

نیویارک۔ مونسینٹو کیمیکل کمپنی نے حال ہی میں سائنس کی ترقی کی امریکی انجمن میں رپورٹ پیش کی ہے کہ دیو قامت مشینی برقی دماغوں کو عام سائنسی رپورٹیں مرتب کرنے کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سائنسی استعمال کے نئے کیمیائی مرکبات کے روزمرہ تجربات کے نتائج براہ راست علامات کے ذریعہ برقی دماغ میں بھر دیے جاتے ہیں، برقی دماغ علامات کو، الفاظ میں منتقل کر کے عام فہم رپورٹ کی صورت میں مرتب کر دیتا ہے۔

امریکہ کے سابق فوجیوں کے محکمہ نے بگڑے سرطانوں کے علاج کے لئے ایک دیوقامت کوبالٹ مشین سے کام لینا شروع کر دیا ہے اس کا وزن ۱۷ ٹن ہے اور ایک زمین دوز مضبوط کمرہ میں نصب کی گئی ہے۔

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان براہ راست ٹرین سروس کی تجویز

ہندوستان اور پاکستان میں گفت وشنید جاری ہے

کراچی ۷ رمارچ ۔مسٹر اے کے بروہی ہائی کمشنر پاکستان متعین نئی دہلی نے انکشاف کیا ہے کہ کراچی سے ڈھاکہ تک براہ راست ٹرین سروس چلانے کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں میں گفت وشنید جاری ہے آپ نے امید ظاہر کی کہ عنقریب اس سلسلے میں کوئی فیصلہ ہو جائے گا۔

مسٹر بروہی نے کہا کراچی سے ڈھاکہ تک براہ راست ٹرین چلانے کا خیال بالکل نیا ہے ۔لیکن اس معاملے کا آخری فیصلہ ہونے سے پیشتر بہت سی الجھنیں رفع کرنی پڑیں گی ۔مسٹر بروہی نے کہا جلد ہی پاکستان کا وفد تجارتی معاہدہ کرنے کی غرض سے نئی دہلی جائے گا آپ نے امید ظاہر کی کہ اس معاہدے کی وجہ سے باہمی تجارت بڑھ جائے گی اور دونوں ہمسایہ ملکوں کا تعاون بڑھ جائے گا۔

ایک نامہ نگار نے پوچھا کیا اس امر کا امکان ہے کہ جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صدر پاکستان دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے مئی کے آغاز میں لندن جائیں گے تو آپ بھی ان کے ہمرکاب ہوں گے ۔مسٹر بروہی نے جواب دیا وہ جہاں چاہیں مجھے ساتھ لے جا سکتے ہیں اگر وہ یہ محسوس کریں کہ قومی مفاد کے لئے لندن میں میری موجودگی ضروری ہے تو فرض کی ادائیگی کے سلسلے میں میری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوگی ۔ آپ نے کہا میرے لندن جانے کا زیادہ تر دارومدار اس امر پر ہے ۔کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرس کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے سلسلے میں کس قدر اہمیت حاصل ہوگی اسی طرح اگر اس وقت تک پاک وہند کے تعلقات کے سلسلے میں سفارتی محاذ پر کوئی نیا واقعہ پیش آیا تو میرا لندن جانا ضروری ہوگا ۔

اردن میں پہلا انگریزی اخبار

بیت المقدس ۷ رمارچ ۔کل سے اردن میں ایک انگریزی اخبار "یروشلم ٹائمز" بھی شائع ہونا شروع ہوگیا ہے اخبار نے اپنے اداریہ میں عرب قومی تحریکوں کی حمایت اور تخریب انگیز رجحانات کی مذمت کی ہے اخبار میں شاہ حسین کا ایک مضمون شائع ہوا جس میں یہ توقع ظاہر کی گئی ہے کہ اب انگریزی بولنے اور جاننے والی قوموں کو جدید اردن کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہو سکیں گی ۔

مزدوروں کے لئے دو سو مکانات

کراچی ۷ رمارچ کوئلے کی کانوں کے مزدوروں کی بہبود کمیٹی کوئٹہ کے مزدوروں کے لئے دو سو کوارٹر تعمیر کرنے والی ہے جن کے اخراجات مزدوروں کی بہبود کے فنڈ سے پورے کئے جائیں گے ۔

کمیٹی کے صدر مسٹر کے ایس محمود (مرکزی لیبر کمشنر) کل عازم کوئٹہ ہوگئے ۔جہاں وہ کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے ۔کل کے اجلاس میں مکانات کی تعمیر کے منصوبے پر غور کیا جائے گا۔

بولی کی چوتھائی رقم فوراً پیش کرنا ہوگی

حیدرآباد ۷ رمارچ ۔سٹیلمنٹ کے افسروں نے نے اعلان کیا ہے کہ کسی مکان یا دکان کے نیلام کے وقت جس شخص کے نام بولی ختم ہوگی اسے بولی ختم ہونے کے فوراً بعد بولی کا ایک چوتھائی حصہ معاوضہ کی کتاب کی شکل میں ،نقد ،کراس چیک یا بنک ڈرافٹ کی صورت میں ادا کرنا پڑے گا ۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہا تو اس کی بولی کو قطعی اور آخری قرار نہیں دیا جائے گا ۔ایسے حالات میں جس شخص کی بولی اس سے ذرا کم ہوگی اسے یہ شرط پوری کرنے کی ہدایت کی جائے گی ۔نیلام کے ذریعے مکان یا دکان خریدنے والے کسی شخص نے اگر سودے کو منسوخ کرنا چاہا تو نہ صرف اس کی پیشگی رقم بلکہ اس کی فراہم کردہ ایک چوتھائی رقم بھی ضبط کر لی جائے گی ۔

خاکسار مختار احمد بٹ کشمیری ۔سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مظفرآباد ۔آزاد کشمیر ۔

دعائے مغفرت

میاں عبدالرحمٰن صاحب جامی خادم مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور چند دن بخار میں مبتلا رہنے کے بعد ۳/۲ کو بقضائے الٰہی لاہور میں وفات پا گئے ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے ۔مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک اور سچے خدمت گذار تھے

(ماسٹر) محمد ابراہیم پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ لاہور

درخواست دعا

خاکسار چند دنوں سے ذہنی طور پر سخت پریشان ہے ۔بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ دعا فرمادیں خدا تعالےٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے ،صحت کامل عطا کرے اور مالی پریشانیوں سے بچائے ۔

لوک سبھا میں منوسمرتی کے چند اوراق پھاڑ دیئے گئے

ہریجن رکن پارلیمنٹ کی کارروائی پر ایوان میں سخت ہنگامہ

نئی دہلی ۷ مارچ لوک سبھا میں کل خاصہ ہنگامہ برپا ہوگیا ۔جب ایک ہریجن پارلیمنٹ مسٹر بی کے گائیکواڑ نے ایک غیر سرکاری بل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے ہندوؤں کی متبرک کتاب منوسمرتی کے چند اوراق پھاڑ ڈالے ۔سپیکر نے بھی مسٹر گائیکواڑ کی حرکت پر انہیں سرزنش کی ۔

غیر سرکاری بل کے ذریعہ ہندوستان میں تبدیلی مذہب کے لئے عیسائیوں اور مسلمانوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔یہ بل مسترد کر دیا گیا ہے ۔مسٹر گائیکواڑ نے بل پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے ایوان میں منوسمرتی کے کچھ حصے پڑھ کر سنائے ۔آپ نے بتایا کہ منوسمرتی کے مطابق وید پڑھنے والے شودر کی سزا موت ہے ۔جو شودر پنڈت بن جائے اس کا سر قلم کر دینا چاہیئے ۔اگر وہ ویدوں کا کوئی لفظ زبان پر لائے تو اس کی زبان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینے چاہئیں اور اگر کوئی شودر وید سنے تو سیسہ پگھلا کر اس کے کانوں میں ڈال دینا چاہیئے ۔

منوسمرتی کے یہ احکام سنانے کے بعد مسٹر گائیکواڑ نے ایوان میں اس "مقدس کتاب" کے چند اوراق پھاڑ ڈالے —— اس حرکت پر ایوان میں سخت غم وغصہ کا اظہار کیا گیا ۔بعض ارکان اپنی نشستوں پر اٹھ کھڑے ہوئے اور کے تان کر گائیکواڑ کو دھمکیاں دینے لگے حالات بے قابو ہوتے نظر آئے تو سپیکر نے بھی مسٹر گائیکواڑ کی مذمت کی ۔آپ نے کہا آج انہوں نے منوسمرتی کے چند اوراق پھاڑ ڈالے ہیں کل وہ دوسرے مذاہب کی مقدس کتابوں کی بھی توہین کر سکتے ہیں" ـــ لوک سبھا کے کئی ارکان اس سرزنش سے مطمئن نہ ہوئے اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ گائیکواڑ اپنی حرکت پر معافی مانگیں

لیڈر

بقیہ صفحہ (۲)

جس قوم سے ان مخلصین اور مجاہدین کو واسطہ پڑا تھا جنہوں نے بقول آپ کے اسلام کے عروج اور مسلمانوں کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اپنا سب کچھ مٹا دیا ۔مگر قوم نے ان کی ناقدری کی ۔آپ پھر سوچیئے ہمیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات اسلام کی ناقدری کر کے اور اس سے منہ پھیر کر آپ اپنے تئیں کسی مزید سزا کا مستوجب تو نہیں بنا رہے ۔اور یہ بھی سوچیئے اُخروی سزا کے لحاظ سے خود گمراہ ہوجانے اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں بڑا فرق ہوگا ۔